سپاس نامہ

خاص اجلاس

(SPECIAL CONVOCATION)

نمبر درآمد ۳۳۹۶۲
رام پور رضا لائبریری

بتقریب سند اعزازی

"دکتور ادب"

برائے

محترمہ اندرا گاندھی

وزیراعظم حکومت ہند

★

خطبہ امیر جامعہ

ڈاکٹر رفیق زکریا

طابع
گورنمنٹ سنٹرل پریس بمبئی

سرشنکرلال ہال
(دہلی یونیورسٹی)

ھفتہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۷۳ء

نمبر درآمد ۳۳۶۶۲
رام پور رضا لائبریری

محترم اندراجی اور
خواتین و حضرات!

میرے لئے فخر و مسرت کا مقام ہے کہ جامعۂ اردو کے چانسلر کی حیثیت سے یہاں ایک مبارک فرض انجام دینے حاضر ہوا ہوں۔

اس ہال میں نگاہ کے سامنے ایسے جلیل القدر اہل علم، اہل قلم اور دانشور تشریف رکھتے ہیں جن کے دم سے اگلی نسل کو قلم کی روشنائی اور نگاہ کی روشنی حاصل کرنی ہے۔ حال اور مستقبل کو جوڑنے والی ایک ایسی تاریخی شخصیت بھی یہاں ہمارے درمیان موجود ہے، بلکہ ہماری مہمان ہے جو اپنے بزرگوں کے بہترین ورثے کو، ہماری سر زمین، ہمارے زمانے اور ہمارے ذہنوں کی جاگرتی کے لئے عام کرتی رہی ہے۔ میری مراد ہے وزیراعظم شریمتی اندرا گاندھی سے، جنھوں نے سیاسی طاقت کو تہذیبی شکتی میں ڈھالنے کی پوری کوشش کی، تہذیبی سوال کو قوم کی روزمرہ کی زندگی کے عمل میں جوڑ کر دیکھا اور یہ چاہا کہ تہذیبی اقلیتوں کی شکایات کی تہہ تک پہنچ کر اس کے اصل کارن دور کئے جائیں۔ اِس کوشش اور کاوش میں انھوں نے سیاسی خطرے بھی مول لئے ہیں۔

اردو دنیا کو عام طور پر اور جو لوگ اس زبان و ادب کی زندگی، حفاظت اور آبیاری میں مصروف ہیں۔ انھیں خاص طور پر یہ علم اور احساس ہے کہ پچھلے آٹھ سال میں، سیکڑوں مشکلات کے باوجود، اردو کے لئے جتنا کچھ

سرکاری پیمانے پر ہوا ہے، اتنا پہلے کے ۱۸ سال میں نہیں ہوا تھا۔ یہ سوال جو تقسیم ہند سے پہلے فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر گیا تھا، اب قومی پیمانے پر حل کرنے کی کوشش کی گئی: ریاستوں کو احکام جاری ہوئے، اردو اخبارات کی پہلے سے بڑھ کر سرپرستی ہوئی؛ پارلیمنٹ اور کانگریس پارٹی دونوں جگہ اردو کی حفاظت اور ترقی کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں؛ اردو ادیبوں اور اہل علم کو وظیفے اور انعامات پہلے سے کہیں زیادہ ملے، اعلیٰ ادب اور درسی کتابوں کے لئے علاحدہ سے ایک کروڑ کی رقم دے کر بورڈ بنا دیا گیا، یو۔پی میں ساڑھے چار ہزار اردو ٹیچروں کی تقرری کا حکم جاری ہوگیا، کئی ریاستوں سے اردو کے سرکاری رسالے نکالے گئے، بنیادی اور اعلیٰ تعلیم کے بھرپور انتظامات کرنے پر زور دیا گیا، مرکز میں وزارت تعلیم کو خاص ہدایات دی گئیں۔ اردو ٹائیٹل میں تیار ہونے والی فلموں کو فلم فائی نینس کارپوریشن سے رقم ملی، ریڈیو اور ٹیلی ویزن پر اردو کے پروگرام اور اُن کے اوقات بڑھائے گئے۔ غالب صدی میں ایک بڑی رقم خرچ کی گئی، امیر خسرو اور علامہ اقبال کی یادگاریں قائم کرنے کے لئے بھی تجویزیں زیر غور ہیں، یہ اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے منصوبے ہیں جن سے اردو والوں کے دکھے ہوئے دلوں پر مرہم رکھا گیا۔ ملک میں اردو کے کاموں کے لئے اب ایک ایسی سازگار فضا بنتی جارہی ہے کہ اس کی حمایت کو فرقہ وارانہ تنگ نظری نہیں، بلکہ جمہوری تحریک کے ابھار کا ایک حصہ سمجھا جائے گا۔ یہاں تک کہ جو پارٹیاں ڈنڈا لئے اس کے پیچھے پڑی تھیں، وہی اسے اپنے جھنڈے پر چڑھائے ہوئے ہیں۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

حکومت ہند کا ادھر جھکاؤ دیکھکر ریاستوں کو بھی اشارہ ملا۔ جسکی بدولت، میں دیکھتا ہوں کہ خود میری ریاست مہاراشٹر میں اس زبان سے محبت یا مروت کا برتاؤ کرنے والوں کی تعداد پہلے سے کہیں بڑھ گئی ہے۔

اسکولوں ، کالجوں ، کتب خانوں ، جلسوں ، جھمیلوں اور مشاعروں ، طالب علموں اور فلموں کا دائرہ اور حلقۂ اثر ۱۹۴۷ع کے مقابلے میں آج دوگنا ہوچکا ہے۔

ہرگز مبالغہ نہوگا اگر اس کھلے ہوئے راز کو زبان پر لایا جائے کہ اردو زبان کی ترقی اور پاس‌داری میں وزیراعظم اندراجی کی، کبھی خاموش ہمدردی اور کبھی علانیہ حمایت کا بہت ھاتھ رہا ہے اور آج ہم اسی کے اعتراف یا اعلان کے لئیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ جامعہ اردو کی طرف سے میں اس ہستی کا پرتپاک سواگت کرتا ہوں۔

جامعہ اردو (علی گڑھ) امتحان لینے والا ایک ادارہ ہے جو ۱۹۳۹ع سے قائم ہے۔

اس کی بنیاد رکھنے میں، اسے آگے لے جانے میں سر تیج بہادر سپرو، ڈاکٹر عبدالحق ، ڈاکٹر ذاکر حسین اور پنڈت ہردے ناتھ کنزرو جیسے دیدہ ور رھنما شامل رہے ہیں۔ یہ پودا ان کی چھاؤں میں آگا۔ ان میں دو تو خاص الہ‌آباد کے سپوت تھے اور یہ اشارہ بے لطف نہ ہوگا کہ ہمارے اس ادارے سے پہلی اعزازی سند "دکتور ادب" بھی گنگا جمنا کے سنگم والے اسی شہر کی سپتری کو دی جارہی ہے۔

جامعہ اردو، examining body کی حیثیت سے چند درجن طالب علموں سے شروع ہوا اور تقسیم ہند کے بعد سے، جیسے جیسے یونیورسٹیاں اس کے امتحانوں کو تسلیم کرتی گئیں۔ وہ بڑھتا گیا اور آج اس قابل ہے کہ ہزاروں طالب‌علم گھر بیٹھے اس کے امتحانوں میں شریک ہوتے ہیں، ایک طرف پیداواری کاموں میں نیشنل اکانومی کے مختلف صیغوں میں لگے ہوئے ہیں، اپنے خاندانوں پر تعلیم کا بوجھ ڈالے بغیر، ادیب ماہر اور ادیب کامل پرائیویٹ طور سے پاس کر کے بی۔ اے اور ایم۔ اے کی ڈگریاں لے کر، اپنا تعلیمی اور سماجی معیار اونچا کرلیتے ہیں۔

ابھی تو اس ادارے کا پھیلاؤ زیادہ تر شمالی ہندستان میں ہے، اگر اسے سرکاری حیثیت سے بھی میسر آجائے، اگر حکومت ہند اس پر اپنے آنچل کا

سایہ ڈال دے تو یہ ہمارے ملک کے کونے کونے میں پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے ، یہی ہماری سب سے کم خرچ غریب نواز اور کل ہند پیمانے کی ایک اردو یونیورسٹی بن سکتا ہے ۔ حکومت ہند کی « وہ اک نگہ جو بظاہر نگاہ سے کم ہے » اسی جامعہ کو ایک ایسے امتحانی ادارے میں تبدیل کرسکتی ہے جس کے ذریعے کم آمدنی والے اردوخواں قومی یونیورسٹیوں کی سب سے اعلیٰ سندیں حاصل کرسکیں اور ان کے لئے روٹی روزی کی سہولتیں بڑھ جائیں ۔

حضرات و خواتین : جہاں تک مجھے علم ہے ، اس جامعہ نے بے سرو سامانی سے اپنا کام شروع کیا تھا ، تقسیم ہند ۱۹۴۷ء کے ساتھ جہاں کچھ اداروں اور جماعتوں پر زوال آیا ، کئی اداروں کی راہیں روشن بھی ہوئیں اور اُن کے حوصلے بلند ہو گئے ۔ جامعہ اردو بھی اُن میں سے ایک ہے ، اور یہ وہ ادارہ ہے جس نے ابھی تک کسی سے کچھ مانگنا نہیں سیکھا ۔ اب وقت آیا کہ اپنا فرض ادا کرتے رہنے کے ساتھ وہ دست طلب بھی بڑھائے ۔ سرمائے اور سروسامان کے ساتھ اپنے خاموش مگر مفید کام کو اور آگے لے جائے ۔

یہ پھیلاؤ کی صرف ایک سمت ہوئی ۔ دوسری سمت اندرونی ہے ۔ یعنی ادب کو عمدہ ، اعلیٰ معیار کی اور سستی کتابیں چھاپنا ، جو مسودے چھپنے سے رہ گئے ہیں ، یا چھپ کر نایاب ہو چکے ہیں انھیں پھر منظر عام پر لانا ۔ یہ ایسے کام نہیں جو امتحانوں کی برائے نام فیس سے پورے ہوسکیں ۔ اس کے لئے ہمیں دوسرے سرکاری اور غیرسرکاری ذریعوں سے بھی مدد لینی ہوگی ۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ۔ ملک میں سائنس ، صنعت و حرفت یا ٹکنالوجی کی جو گرم بازاری ہے ، اس میں ہماری بھی شرکت ضروری ہے ۔ فی الحال جامعہ اردو کے امتحانوں کے لئے زبان و ادب کے علاوہ ، تاریخ ، جغرافیہ ، حساب ، جیومٹری اور عام معلومات کے پرچے شامل ہیں ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اردو بولنے اور سیکھنے والے علاقوں میں خاص کر دستکاری ، کاری گری اور

نازک حرفتوں کے مرکز موجود ہیں - لاکھوں ایسے کھردرے ہاتھ آپ کو گلی کوچوں میں مل جائیں گے جو قلم پکڑنے سے پہلے ہی اپنی موروثی ہنرمندی کے بل پر روٹی کماتے آئے ہیں اور وہ کتابی علم اور آبائی ہنر کو یکجا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

اگر اس جامعہ کی تھوڑی بہت حوصلہ افزائی ہو جائے تو اس شاندار کام کا منصوبہ بھی تیار کیا جاسکتا ہے کہ دن میں طالب علم پولی ٹیکنکل تعلیم پائے اور شام کو فرصت کے اوقات میں کتابی امتحان کی تیاری کرے - یہ ہے جامعہ اردو کے کام کی دوسری سمت !

تیسری اور سب سے اہم سمت ہمارے کورس کی نئی ترتیب میں پوشیدہ ہے -

پچھلے دس بارہ سال سے جامعہ اردو کے چار امتحانوں میں بعد کے دو امتحانوں کی مقبولیت برابر بڑھتی گئی ہے - جو طلبا ایک دو بار ابتدائی امتحان میں شریک ہولیتے ہیں، انہیں اردو زبان و ادب کی چاٹ لگ جاتی ہے۔ بعد کے دو امتحان ، جو انٹرمیجیٹ اور بی - اے کے برابر شمار ہونے لگے ہیں، یعنی ادیب ماہر اور ادیب کامل ، ان میں ایک طرف فارسی اور انگریزی کے پرچے ہیں تو دوسری طرف ہندی کے - اردو کا ادیب کامل اس قابل ہوجاتا ہے کہ انگریزی اور فارسی کے بنیادی علم کے علاوہ ہندی بھاشا اور ساہتیہ کی بھی جانکاری حاصل کرسکے - اردو کا فارسی سے جیسا اور جتنا رشتہ ہے ، اس سے کہیں زیادہ نزدیکی سمبندھ ہندی سے ہے - اور دونوں مضمونوں کی تیاری کرانے میں ایک مصلحت یہ پوشیدہ ہے کہ طالب علم اردو کے ماضی اور مستقبل سے ، اس کی مردانگی اور رچاؤ سے ، رَس اور جَس سے یکساں باخبر ہو، یہی باخبری ہے جو اسے ہندستان کے تہذیبی رچاؤ اور قومی یک جہتی کی شاہراہ پر آگے لے جانے والی ہے ، یہ امتحانات سادہ طریقے سے National Integration کے ہمہ گیر پروگرام میں براہ راست مدد دیتے ہیں اور گمراہوں کو راہ دکھاتے ہیں۔

ایسے نازک دور میں، جب نئے ہندستان کی تعمیر کرتے وقت ہمیں ماضی کے ورثے سے رچی ہوئی tradition کے تار ڈھونڈھ کر نکالنے اور جوڑنے ہیں، آگے کی طرف بھی دیکھنا ہے، باہر کا سروسامان بھی کھپانا ہے۔ اور جتنا ہمارے کام کا دائرۂ اثر بڑھے گا، جتنی اسے پشت پناہی ملے گی، اتنا ہی ہمیں اپنے کورس کی intensity بڑھانی ہوگی۔

شریمتی اندرا گاندھی، آپ سے زیادہ اور کون قومی یک جہتی اور ڈیماکریسی کے اس گہرے رشتے سے آگاہ ہوگا!

آج اس مبارک دن، اگلی نسلوں کی امیدگاہ، علم و ہنر کی سچی قدرداں اور اقلیتوں کی پشت پناہ، وزیراعظم کو ڈکتور ادب کی اعزازی سند دیتے وقت، جامعہ اردو نہ صرف اپنے حوصلے اور بلند نظری کا ثبوت دینا چاہتی ہے بلکہ اپنے وجود کی یاد دہانی بھی کراتی ہے۔ اپنے فرض کی ادائگی کے ساتھ وزیراعظم کی خدمات کا تہہ دل سے اقرار بھی کرتی ہے۔

جامعہ اردو کی طرف سے میں یہ سند پیش کرتے وقت شرف قبولیت کا امیدوار ہوں۔

نمبر درآمد ۳۳۶۶۲
رام پور رضا لائبریری

BOMBAY : PRINTED AT THE GOVERNMENT CENTRAL PRESS